

بابائے قوم شیخ علی

(شہادت اور خدمات)

PDFBOOKSFREE.PK



روشن خان ٹائیپری کمیٹی
پرنٹنگ ہاؤس، لاہور

بابائے قوم شیخ علی

(شخصیت اور خدمات)



ناشر
روشن خان اینڈ کمپنی پرائیویٹ لمیٹڈ

جونا مارکیٹ، ہول ایک کراچی ۷۴

جملہ حقوق محفوظ ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
السلام علیکم ورحمتہ اللہ

اس سے پیشتر کہ میں شیخ ملی کی شخصیت اور ان کے عظیم الشان تاریخی کارنامے کو زیر بحث لاؤں، ضروری سمجھتا ہوں کہ پہلے مختصر الفاظ میں ان کی قوم یعنی افغانوں کی نسلی تاریخ پر روشنی ڈالوں، جو میری انتہائی تحقیق اور جستجو کے بعد منظر عام پر آئی ہے۔ اب اس بارے میں کوئی شک و شبہ نہیں رہا کہ سختوں، پشتون، روہیلہ، سیلمانی، پٹھان اور افغان سب ایک ہی قوم کے مختلف خاندانوں کے سلسلے میں اور یہ ان کم شدہ اسرائیلیوں کی اولاد ہیں جنہیں آشوریوں اور بابل والوں نے باری باری ستام کے علاقوں سے مشرق کی طرف جلا وطن کر دیا تھا۔ اور جن کا ذکر کتاب مقدس اور دیگر مشہور تاریخی کتابوں میں آیا ہے۔ افغان یا پختون کو آپ کسی بھی نام سے یاد کریں وہ اصلاً سامی ہیں اور ان کا تعلق حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے ہے۔ یہی وہ قوم ہے جو پہلے شریعت موسوی پر قائم تھی اور جب دعوت عیسوی کا ظہور ہوا تو انھوں نے اسے قبول کر لیا اور جب خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی اور آپ کی بدولت دنیا میں اللہ تعالیٰ کی آخری ہدایت قرآن مجید کی صورت میں ظاہر ہوئی اور حضور نے دنیا کو اسلام کی دعوت دی تو قوم افغان آپ کی صدائے حق پر لبیک کہتے ہوئے مشرف بہ اسلام ہو گئی اور دین اسلام کی تبلیغ میں کھٹن منہروں سے گزرتے ہوئے اُسے دنیا کے دور دراز نکلون تک پہنچایا۔ کاش! اس قوم کے نوجوان اس نکتہ کو سمجھ سکیں کہ یہ ان کی قومی خصوصیت اور ان کے بزرگوں کی روایت ہے۔ یہ پختونوں کی روشن تاریخ ہے جو صدیوں پر پھیلی ہوئی ہے اور اس کا کوئی گوشہ تاریکی میں نہیں۔ اس کا ہر دور اور اس کے واقعات روز روشن کی طرح عیاں ہیں۔

اب میں بابائے قوم شیخ ملی کا شجرہ نسب اور ان کے کارنامے جو انھوں نے قوم کے لیے اپنی زندگی میں سر انجام دیے تھے حاضرین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

بابائے قوم شیخ ملی (شخصیت اور خدمات)

خان روشن خان

روشن خان اینڈ کمپنی، جو ناما رکیٹ، کراچی ۲

اگست ۱۹۸۵ء

دو ہزار

المخزن پرنٹرز (مکتبہ رشیدیہ) پاکستان چوک کراچی

تصنیف

مصنف

ناشر

اشاعت اول

تعداد اشاعت

طابع

ملنے کا پتہ

روشن خان اینڈ کمپنی (تمباکو ڈیلرز)

پھول چوک، جو ناما رکیٹ، کراچی ۲

کاغذات محکمہ مال اور اس سے منسلک تاریخ پشاور میں افغان قادیان کے بیانات اور ان کے بیان کردہ شجرہ ہائے نسب درج ہیں جن سے صاف ظاہر ہے کہ افغان نسلی اسرائیلی ہیں۔ گوپال داس نائب افسر بندوبست (۱۸۷۰ء) نے اپنی تاریخ پشاور کی فصل سوم (صفحہ ۲۱۰ تا ۲۲۰) میں شیخ ملی اور ان کے بندوبست تقسیم اراضی کے بارے میں نہایت مفید معلومات درج کی ہیں۔ اس کے چند اقتباسات ملاحظہ ہوں۔ لکھتے ہیں:-

”آخر کار خربشون ابن سرائیلی کی گیارھویں پشت میں قبیلہ اکازنی میں ایک شخص شیخ ملی نام پیدا ہوا۔ یہ شخص اپنے وقت میں سرگرم قوم اور معاملہ فہم تھا۔ مردان قوم افغان کو اس کے اقوال و افعال پسندیدہ معلوم ہوتے تھے اکثر لوگ اس کی اطاعت سے روگردان نہ تھے۔ قوم افغان کے خواص و عوام ہمیشہ اپنے گھریلو تنازعات میں اس کی طرف رجوع کرتے اور فیصلہ جات میں اس کے حکم کو حکم حاکم عادل جانتے تھے۔ اس نے املاک اراضی کو تقسیم کیا۔ اور اسے چھ قطعات پر بانٹا۔ تعین حدود کے بعد ہر ایک قطعہ کو ہر ایک قبیلہ کے قبضے میں چھوڑ دیا۔ ہر شش قطعات افغانوں کے چھ مشہور خاندانوں کے نام سے موسوم و مشہور ہوئے یعنی ملک یوسف زئی، ملک محمد زئی، ملک گلیانی، ملک داؤد زئی، ملک خلیل اور ملک مہمند۔ اور اسی طرح سے قبائل مذکورہ قبضہ قطعات مسطور ہیں۔ البتہ نپہ خالیہ اس وقت شامل ملک مہمند تھا اور اب یہ قبضہ اقوام مختلف ہے۔ عرصہ دراز سے قبیلہ مہمند یعنی اصلی مالکان نپہ ہذا اس زمین کو چھوڑ کر کوہستان میں خارج از ضلع ہذا ہو کر مقیم ہوئے۔ چونکہ وہ زمین مقبوضہ سرکار (مغل) تھی اس لیے خالیہ نام رکھا گیا۔ تقسیم شیخ مذکور اس قدر معتبر اور مشہور ہے کہ اب تک ہر شش پر گئے مذکورہ میں ہر ایک ملک زمین مملوکہ جدی کو بہ نام ذفر شیخ ملی یاد میں لاتا ہے اور افغانان ہ پاس سنت شیخ ملی عامل ہیں۔“

پھر آگے لکھتا ہے:- ”جب قوم افغان یعنی یوسف زئی، گلیانی، محمد زئی،

داؤد زئی، خلیل اور مہمند علاقہ پشاور میں آکر آباد ہوئے تو ان کے درمیان میں اراضی منقسم نہیں تھی اور نہ حصص معین تھے۔ لہذا آپس میں فتنہ و فساد برپا ہونے کا خطرہ ہمیشہ رہتا تھا۔ شیخ ملی نے قوم مذکورہ کے مختلف فرقوں، خیلوں کے درمیان ویش یعنی تقسیم اراضی کا مشکل مسئلہ ایسے اصول پر حل کیا کہ آج تک اسی اصول پر فیصلہ جات اراضی ہوتے رہتے ہیں۔ اس موجودہ حیثیت اراضی کو نہیں دیکھا بلکہ ہر ایک خاندان اور قبیلہ کی تعداد کا لحاظ رکھ کر ایسے حصے مقرر کیے کہ قبائل کے نقل مکانی کے باوجود بھی ان حصص میں فرق نہیں آتا۔ ایسے طریقہ پر دو اسی بندوبست کر دیا ہے کہ جس میں کسی طرح جھگڑا نہیں اٹھتا۔ اس وجہ سے شیخ ملی کا نام افغان قبائل میں ہمیشہ کے لیے نمایاں رہے گا اور یہ وقت تقسیم اراضی ہر پشتوں کے لب پر مرحوم موصوف کا نام ہوگا۔“

شیخ ملی موجودہ تقسیم اراضی نسلی قبیلہ یوسف زئی کی ذیلی شاخ اکازنی استمان مندر سے متعلق ہے ان کی اولاد اور خاندان والے آج جب کہ مسئلہ ہے موافقت کوٹھہ ٹوپی، یعنی ضلع مروان میں اور نیز جگہ بہ جگہ ضلع ہزارہ میں آباد ہیں۔ اس وقت کا ایک مصرع ہے:-

کوٹھہ تخت ٹوپی ہزار دیے۔ منی دیے اکازنی اور سیدو

ابتدائی تقسیم میں یہ لوگ سوات میں آباد تھے خصوصاً شیخ ملی اور ان کا قبیلہ اکازنی موضع غالیگی میں رہائش پذیر تھا۔ شیخ ملی نے غالیگی میں وفات پائی اور اراکین جرگہ کے سیاسی مصالح کے پیش نظر سوات کے عین درمیانی حصہ میں دفن کیا گیا (تواریخ حافظ رحمت خانی)

شجرہ نسب یہ ہے:- شیخ ملی بن پیرک بن چارکوبن اکابن استمان بن منوہن مندر یوسف زئی بن عمر بن مندر بن خشی بن قند بن خربشون سرائیلی بنی افغان اسرائیلی۔

خربشون وہی نام ہے جسے فردوسی نے اپنے ماہنامہ میں ”کر سبون“ کے نام

سے یاد کیا ہے اور اُسے ماہویہ سُوری کے دورِ حکومت کا جو اوائل اسلام میں تھا
ایک نامور شخص ظاہر کیا ہے جیسا کہ وہ کہتا ہے :-

یکے نامور پیشوا اور راون جہاں دیدہ نام اوکر سبوں
یہی کر سبوں شیخ ملی کا جیڑا جیڑا تھا (حواشی تواریخ حافظ رحمت خانی ص ۵۵۹)
شیخ ملی تقسیم اراضی میں کافی مہارت رکھنے کے علاوہ ایک سیاسی مدبر و
منظم اور قابلِ جرئیل بھی تھے۔ اس کے علاوہ ایک اچھے شاعر، بلند پایہ ادیب اور
مصنف بھی تھے۔ اُن کی تصانیف میں تین کتابوں کا پتہ چلتا ہے اُن میں دو کتابیں
پشتو یا پختو زبان میں لکھی گئی تھیں جن میں سے ایک کتابِ نثر میں اور دوسری نظم
کی صورت میں بیان کی جاتی ہے۔ دونوں کتابوں کا ایک ہی نام ”فتح سوات“ ہے۔
یہ تاریخ کی کتاب ہیں چنانچہ اس بارے میں امین اللہ خان زمرانی سالنامہ
کابل ۱۹۳۳ء ص ۳۹۹ میں لکھتا ہے :-

”شیخ ملی یوسف زئی جس نے ”فتح سوات“ نامی ایک تاریخی کتاب نظم
کی شکل میں لکھی ہے جو نہ شیخ ملی اپنی قوم کا رئیس تھا اور سوات کا علاقہ انھوں نے
خود فتح کیا تھا۔ پشتو (پختو) زبان کی یہ اولین کتاب ہے۔ اس کے سوا پشتو کی
تخریر یا آثار اس سے قبل کسی کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ یہ کتاب اس وقت برٹش
میوزیم لندن میں موجود ہے“

عبدالسلام خان عمر خیل متذکرہ وہیلہ یوسف زئی اپنی تصنیف ”نسب انانہ“
میں ص ۵۹ پر لکھتا ہے کہ :-

”پشتو زبان میں پہلی کتاب نثر کی صورت میں ”فتح سوات“ شیخ ملی نے
تصنیف کی“ اسی ص ۹ پر آگے لکھتا ہے کہ :- ”تصنیف شیخ ملی میرے ذاتی انتخاب
(یعنی میری لائبریری) میں درج یعنی موجود ہے“ تیسری کتاب ”دفتر شیخ ملی“
کے نام سے مشہور تھی جیسے ایک انگریز نے ۱۸۶۵ء میں یہ مقام چکر رہ سوات
کسی کے پاس دیکھ کر ذکر کیا ہے (بہ حوالہ یوسفی)۔

شیخ ملی نے افغان قوم کا شجرہ نسب قوم کے اصحاب رائے اور سمجھ دار
لوگوں کے باہم صلاح و مشورہ سے مرتب کر کے اُس کے مطابق اراضی کو تقسیم
کیا۔ اور چند برسوں کی کوششوں سے قومی تاریخ کا وہ عظیم الشان کارنامہ انجام
دیا جو صدیاں گزرنے کے بعد بھی ایک تاریخی اور قومی اہمیت کا حامل ہے۔ چنانچہ
جب انگریزوں نے یہاں جدید بندوبست اراضی کروانا چاہا تو افغانوں کے خاندان
کے معمر اور بااثر لوگوں کے بیانات لیے اور انھوں نے بندوبست کا کام اپنی شجروں
کے مطابق کر والے کا فیصلہ کیا۔ حالانکہ اُس وقت تک شجروں کو بنائے ہوئے
اور تقسیم اراضی پر صدیاں گزر چکی تھیں۔ لیکن نہ انگریزوں نے اور نہ ان کی قوم
میں سے کسی ایک شخص نے بھی اس پر اعتراض کیا بلکہ ہر قبیلہ اور اُس کی شاخ
نے اس شجرہ نسب کی تصدیق کر دی تاریخ پشاور میں لکھا ہے کہ علاقہ پشاور کے اربعین جبرگوں کے ملنے
دوسروں کے مرتب کردہ شجرہ ہائے نسب بھی پیش کیے گئے مگر انھوں نے ان کے
ماننے سے قطعاً انکار کیا اور انھیں مسترد کر دیا۔ اور کہا کہ ہمارے پاس ہمارے
اپنے دیرینہ شجرہ ہائے نسب موجود ہیں جنہیں شیخ ملی نے مرتب کیا ہے۔ ہم صرف
انہی شجروں پر عمل کریں گے۔ چنانچہ حکومت نے بھی شیخ ملی کے مرتب کردہ شجرہ
ہائے نسب ہی کو صحیح تسلیم کیا اور بندوبست ۱۸۶۵ء کا کام اُسی بنیاد پر مکمل
ہوا۔

اس بارے میں خشی (یا خٹھی) قبائل اور غور یا خیل کے بیانات اور شجرہ
ہائے نسب اور اُس کے مطابق تقسیم اراضی کا ریکارڈ اس وقت تک محکمہ مال
کے پاس پشاور میں اور اس کے علاوہ ہر تحصیل اور ہر ضلع میں محفوظ چلا آ رہا ہے۔
خشی قبائل اور غور یا خیل کے لیے یہی ثبوت کافی ہے کہ وہ سڑا بنی افغان اور
اسرائیلی ہیں۔

بابائے قوم شیخ ملی نے قوم کے مشورے سے اس شجرے کو جو سڑا بنی افغانوں
کا ہے۔ حضرت یعقوب (اسرائیل) پیغمبر سے جا ملایا اور تقسیم کا کام بھی انھوں نے

اُس دھیت کے مطابق کیا جو حضرت موسیٰؑ نے میدانِ موآب شرقِ اردن میں اپنی قوم بنی اسرائیل کو کی تھی اور یوشع بن نون نے اسے علمی جامہ پہنایا تھا۔ چنانچہ شیخ ملی اور اس کی قوم افغان نسلا بنی اسرائیل تھے اور انھوں نے بھی حضرت موسیٰؑ کے بتائے ہوئے طریقہ پر عمل کرتے ہوئے مفتوحہ ملک کو تقسیم کیا تھا۔

شیخ ملی کی وفات :- شیخ ملی نے کسی مرض میں مبتلا ہو کر اپنے گھاؤں غالیگی سوات میں وفات پائی اور اراکینِ جرگہ نے اُسے سیاسی مصلحت کی بنا پر مقام ”غور بندرے“ یعنی سوات کے عین درمیانی حصہ پر بلوگرام کے قریب بہ طرفِ شرق دمغار جانے والی شاہ راہ کے شمالی کنارے، ایک ہموار قطعہ زمین میں دفن کیا۔ اللہ تعالیٰ اُس کی مغفرت فرمائیں۔ آمین۔

شیخ ملی ملک احمد کے ماتحت سارے یوسف مندڑ (یعنی یوسف زئی) کا مقتدا تھا اور قوم کی ہر مہیت اور ہر مہم میں شریک اور غم خوار تھا۔ تمام دیہات، قبیلے یعنی تپے، ممالک اور گھر اُس کی تقسیم پر آباد تھے اور ابھی تک اُس کی تقسیم یوسف مندڑ بلکہ تمام خشی اور غوریہ خیل قبائل میں جاری و ساری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب کبھی زمین کے متعلق یوسف زئی میں کوئی تنازعہ پیش آتا ہے تو غصے میں ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ کیا تم شیخ ملی سے لکھو کہ لائے ہو یعنی کیا یہ زمین تمھیں شیخ ملی نے دی ہے، جس کا دعویٰ کرتے ہو۔ اس اندازہ ہونا ہے کہ شیخ ملی کا کیا ہوا بندوبست اور تقسیم اراضی عام لوگوں کے نزدیک اب تک مستند ہے اور کوئی اُس کے صحیح ہونے سے انکار نہیں کر سکتا۔

واضح رہے کہ شیخ ملی کی اولاد اور اہلِ خاندان اس دوران میں کہ شہیدِ بھری ہے، مواضعِ ٹولپی، مینی، کوٹھ وغیرہ تحصیل صوابی میں اور کچھ تحصیل ہری پور میں آباد ہیں۔

روشن خان۔ نواں سلی، تحصیل صوابی، مردان، پشاور

افغانوں کی تاریخ کے مشہور محقق اور محسن قوم خان روشن خان
کتے ایکے اور شامہ کار تصنیف سے

”یوسف زئی قوم کی سرگزشت“

یہ تصنیفے خشمے یا خاشمے قبائلے اور غوری اخیلے

یعنی

یوسف زئی، گکیانی، ترکمانی، محمد زئی، داؤد زئی، مہمند اور خلیل کے صدیوں
پر پھیلے ہوئے عظیم الشان کارناموں اور فتح مند یوں کی ہجرت انگریز مفضل
اور تحقیقی سرگزشت ہے۔

اسے کے علاوہ

اس میں افغانوں کی تاریخ کے بے شمار گہ گوشوں اور قبیلوں کے حالات پر روشنی
ڈالی گئی ہے

یہ لاجواب تصنیف

شائقین کے خدمتے ہوئے ۱۹۸۶ء کے آغاز میں پیشے کو دی جانے لگی۔ انشاء اللہ

اچھی کتابت عمدہ کاغذ خوبصورت جلد مناسب قیمت

اور چار سو سے زیادہ صفحات

ناشر

روشن خان اینڈ کمپنی تمباکو ڈیلرز۔ جونامارکیٹ۔ کراچی ۷